بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

تعلیمی و تبلیغی مجلّہ

الفرقان

ربوہ

جون سنہ ۱۹۶۹ء ——— احسان ۱۳۴۸ ہش

مُدیر مسئول

ابو العطاء جالندھری

قواعد و ضوابط

۱۔ تاریخ اشاعت شمسی مہینے کی پندرہ تاریخ ہے۔
۲۔ جملہ مضامین ایڈیٹر کے نام آنے چاہئیں۔
۳۔ سالانہ چندہ پیشگی بنام مینیجر الفرقان آنا چاہیئے۔
اس رسالہ کی قیمت پچاس پیسے ہے۔

اشتراک

سالانہ چندہ	پاکستان	چھ روپے
" "	بھارت	آٹھ روپے
" "	بیرونی ممالک	دس روپے یا تیرہ شلنگ
" "	بذریعہ ہوائی ڈاک	بارہ روپے مزید

حضرت مسیحؑ کے پھل اور مسیحی مسلّمات

الفرقان ماہ مئی ۱۹۶۹ء میں حسب ذیل شذرہ "مسیح کے شاگردوں کی حالت" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے:۔

"مسیحی رسالہ کلام حق گوجرانوالہ لکھتا ہے۔ جب مسیح خداوند مصلوب ہونے کے لئے پکڑوایا گیا تو اس کے تمام شاگرد اسے چھوڑ کر بھاگ گئے۔ پطرس جو بڑے دعویٰ سے کہتا تھا کہ میں تجھے ہرگز نہ چھوڑونگا اس نے تین دفعہ مسیح کا انکار کیا۔" (اپریل ۱۹۶۹ء صہ۱) الفرقان۔ اگر اس موقعہ پر کوئی انجیل کے مطابق کہے کہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے تو عیسائی پادریوں کے پاس کیا جواب ہے؟" (الفرقان مئی ۱۹۶۹ء)

اس سادہ سے سوال پر جو محض مسیحی مسلّمات کی بنا پر پیدا ہوتا ہے اور جس کا سنجیدگی سے جواب دینا مسیحی پادریوں کا فرض ہے۔ جناب پادری پادری عبدالقیوم صاحب سخت جز بز ہو کر "بد دیانتی" ناپاک اور شرمناک کوشش" ایسے الفاظ پر اتر آئے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ "تاریخ شاہد ہے کہ منجی عالمین کی صرف ساڑھے تین برس کی خدمت کا جو پھل آپ کو حاصل ہوا ہے وہ کسی کو نصیب نہ ہوا۔" (کلام حق جون ۱۹۶۹ء صہ۱)

اسی موازنہ اور اسی دعویٰ کی وجہ سے ہمارا سوال پھر عود کر آتا ہے کہ کیا انجیلی بیان اور آپ کے مسلّمات کے مطابق حواریوں کا مسیح کو چھوڑ کر بھاگ جانا بھی اس "خدمت کا پھل" تھا؟ کیا پادری صاحب کو ہمارے عظیم رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کا ایثار و قربانی کے نمونوں کو پیش کرتے ہوئے انتہائی مصیبت کے وقت یہ کہنا معلوم نہیں کہ:۔

"یا رسول اللہ! ہم آپ کے دائیں لڑینگے آپ کے بائیں لڑیں گے، آپ کے آگے لڑینگے آپکے پیچھے لڑینگے اور دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ آئے۔"

کیا جن مقدسوں نے اپنے خونوں سے اس صداقت پر مُہر کی تھی اور جو شجرۂ طیبہ محمدیہ کے پھل تھے کیا ان کے سامنے ان حواریوں کو پیش کیا جا سکتا ہے جو ابتلاء کی گھڑیوں میں مسیح کو بقول انجیل چھوڑ کر بھاگ گئے تھے؟ پادری صاحبان کو ان حقائق پر غور کرنا چاہیئے۔

یہ سوال تو از روئے انجیل پیدا ہوتا ہے ورنہ قرآن مجید نے حواریوں کو اس قسم کے فرار سے پاک ٹھہرایا ہے۔ اس نے انہیں مؤیّد من اللہ قرار دیا ہے اور ہم قرآنی تعلیم کی روشنی میں مسیحؑ کو صادق اور کامیاب ہی مانتے ہیں تجلیاتِ الٰہیہ کے حوالہ میں اس احمدیہ عقیدہ کا ذکر ہے۔ مگر سوال تو یہ ہے کہ جو پادری خواہ مخواہ حضرت مسیحؑ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ پر ناجائز فضیلت دیتے ہیں وہ اپنے مسلّمات اور اپنے "پھلوں" کے رُو سے کہاں تک حق بجانب ہیں۔ ظاہر ہے کہ گالیوں سے یہ سوال حل نہیں ہو سکتا اس کے لئے تو پادری صاحبان کو حقائق کی روشنی میں بات کرنے کی عادت ڈالنی پڑے گی۔ وما علینا الّا البلاغ ؎

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۱۹ | ماہنامہ **الفرقان** ربوہ | ربیع الاول ۱۳۸۹ ہجری قمری
شمارہ ۶ | جون ۱۹۶۹ء | احسان ۱۳۴۸ ہجری شمسی

لَا نَسْخَ فِی الْقُرْآنِ نمبر

ماہنامہ الفرقان کا خاص نمبر آئندہ ماہ جولائی ۱۹۶۹ء میں شائع ہوگا انشاء اللہ۔ اس میں تفصیلاً بحث ہوگی کہ قرآن مجید میں کوئی منسوخ آیت نہیں ہے بلکہ قرآن مجید سارے کا سارا محکم ہے۔

یہ ایک خاص تحقیقی نمبر ہوگا۔ اس کا حجم قریباً اسّی صفحات ہوگا اسلئے جون کے پرچہ کے صفحات کم ہیں۔ اس کمی کا ازالہ اگلے نمبر میں ہو جائے گا۔

جو دوست خاص نمبر زیادہ تعداد میں منگوانا چاہیں وہ جلد مطلع فرما دیں۔ خاص نمبر کی قیمت ۵۰ پیسے ہوگی۔

جو اہلِ قلم حضرات خاص نمبر کے موضوع سے متعلق کوئی مقالہ بھیجنا چاہیں وہ زیادہ سے زیادہ ۳۰ تبوک (احسان) جون تک ارسال فرما سکتے ہیں۔

دیوبند کے مجلہ دار العلوم نے نسخ قرآن کی حمایت میں جو "دلائل" دیئے ہیں **الفرقان** کے خاص نمبر میں ان کا بھی جائزہ لیا جائے گا تاکہ یہ نمبر ہر پہلو سے تسلی بخش ہو۔ وباللہ التوفیق ٭

ادارہ

ایڈیٹر:۔ ابو العطاء جالندھری
نائبین (۱) دوست محمد شاہد مولوی فاضل
(۲) عطاء المجیب راشد ایم۔اے

ترتیب

• ذکر الھند فی الاحادیث النبویۃ / مدیر لولاک کی "گزارشات" کا جواب — ایڈیٹر — ص۲

• البیان — سورہ نساء ع۱۲ کا سلیس ترجمہ و مختصر تفسیر — ابو العطاء — ص۵

• مشرقِ وسطیٰ کا المیہ اور مسلمانوں کا فرض — جناب ڈاکٹر محمد رمضان صاحب — ص۹

• ہندوستان کے فضائل — جناب محمد میاں ناظم جمعیۃ علماء ہند — ص۱۱

• وہ جس کو وہ مل گیا اُسے کوئی خطر نہیں (نظم) — جناب مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم اے — ص۱۳

• غمِ دوست (نظم) — جناب سلیم شاہجہانپوری — ص۱۴

• اَمْتِیحٌ فی المحبۃ والوداد (عربی قصیدہ مع اردو منظوم ترجمہ) — مولانا ظفر محمد صاحب ظفر و مرزا محمد سلیم صاحب اختر — ص۱۵

• شذرات — ایڈیٹر — ص۱۶

• حاصلِ مطالعہ — متعدد اصحاب — ص۱۹

• ایڈیٹر کی ڈاک — خطوط — ص۲۱

• اشتہارات — ص۲۲

ذِکرُ الہِندِ فِی الاحادیثِ النبویّۃ ۲

مدیر لولاک کی "گزارشات" کا جواب

ہمارے مقالہ کا تذکرہ

ماہنامہ الفرقان کی اشاعت ماہ مئی ۱۹۶۹ء کے مقالہ افتتاحیہ "ذکر الھند فی الاحادیث النبویّۃ" کا تذکرہ کرتے ہوئے ہفت روزہ لولاک لائل پور کے مدیر صاحب اپنے اداریہ میں لکھتے ہیں:۔

"ہفت روزہ اخبارِ جہاں کراچی اشاعت ۷ رمئی ۱۹۶۹ء میں احسان قریشی صابری پرنسپل گورنمنٹ کمرشل کالج سیالکوٹ کا ایک مکتوب زیرِ عنوان رع "میرِ عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے" شائع ہوا ہے۔ اس مکتوب کو ماہنامہ الفرقان ربوہ نے اپنی اشاعت مئی ۱۹۶۹ء میں نقل کرکے اس پر ایک اداریہ زیرِ عنوان ذِکرُ الہِندِ فِی الاَحَادِیثِ النَّبوِیَّۃِ تحریر کیا ہے اور اس اداریہ میں دُور کی کوڑی لاکر واضح طور پر نہ لکھتے ہوئے بھی یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ گویا میرِ عرب صلے اللہ علیہ وسلم کو ہندوستان سے جو ٹھنڈی ہوا پہنچی تھی وہ مرزا غلام احمد ان کی تحریک اور ان کی جماعت کی تھی۔" (لولاک ۳۰ مئی ۱۹۶۹ء)

اس تحریر کے بعد فاضل مدیر لولاک نے الفرقان کا سارا مقالہ نقل فرمایا ہے (جس کے لئے ہم شکر گزار ہیں)۔ آخر پر مدیر صاحب نے اپنا تبصرہ "چند گزارشات" کی صورت میں پیش کیا ہے۔ ہم آج انہی گزارشات کے جواب میں کچھ **معروضات** پیش کر رہے ہیں۔

اصل قابلِ تصفیہ موقف

ہمارے نزدیک علامہ اقبال کے شعر ؎

میرِ عربؐ کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے
میرا وطن وہی ہے میرا وطن وہی ہے

کے بارے میں سب سے پہلے یہ فیصلہ ہو جانا چاہیئے کہ علامہ کا یہ بیان درست ہے یا غلط ہے؟ اگر یہ غلط ہے تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہندوستان کی طرف سے کوئی ٹھنڈی ہوا نہ آئی تھی اور نہ ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحتاً یا اشارتاً ایسا کوئی ارشاد فرمایا تھا علامہ اقبال نے اپنی طرف سے

خود بات بنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر دی۔ گویا علامہ نے حدیث وضع کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا کیا۔

ہم علامہ اقبال سے تمام تر اختلاف کے باوجود یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ علامہ نے ایسی بات کی ہو۔ ہم ان پر حدیث وضع کرنے کا الزام لگانے کے لئے تیار نہیں۔ ان کی فلسفیانہ اور علمی نگاہ کی وجہ سے یہ ماننا قرین قیاس ہے کہ انہوں نے احادیث کے مجموعہ پر گہری نظر ڈال کر جو استنباط کیا اور جو نتیجہ اخذ فرمایا اسے مذکورہ بالا شعر میں بیان فرما دیا۔ ہمارے نزدیک بعض سطحی نظر کے علماء کا محض لفظوں کو مدنظر رکھ کر یہ کہہ دینا کہ یہ حدیث ان کی نظر سے نہیں گزری، علامہ کی قوتِ استنباط و استدلال پر مُہر کرنے کا باعث ہے نہ کہ انہیں واضع حدیث قرار دینے کا۔

پہلی گزارش کا جواب

مدیر لولاک کی پہلی گزارش یہ ہے کہ "معقول بات یہ تھی کہ ایڈیٹر الفرقان حدیث کی موجودگی کی تصدیق اور اس کا حوالہ بتا دیتے"۔ جواباً عرض ہے کہ اپنے مقالہ میں ایڈیٹر الفرقان نے یہی معقول طریق اختیار کیا ہے۔ اس نے احادیثِ نبوی کا ایک مجموعہ پیش کر دیا ہے جن میں صحیح بخاری، مسند احمد، الدارمی، مشکوٰۃ المصابیح وغیرھا کتب سے متعدد احادیث قارئین کرام کے سامنے رکھ کر ثابت کر دیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری زمانہ میں اسلام کی دوبارہ ترقی اور فتوحات کے بارے میں ہندوستان سے ٹھنڈی ہوا آتی تھی اور حضور نے اسے مختلف پیرایوں میں بیان فرمایا ہے۔

اس علمی معقول طریق کو درخورِ اعتنا نہ سمجھنا اہلِ علم کا طریق نہیں ہے۔ مثلاً عرض ہے کہ ایک آدمی کہے کہ قرآن مجید سے نماز کے پانچ وقت اور ان کے نام والی آیت پیش کی جائے یا قرآن مجید سے کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ دکھایا جائے۔ اور جب ہم جواب میں علمی طریق سے اس کے سامنے آیات سے استدلال کریں تو وہ کہہ دے کہ "معقول بات یہ ہے کہ آپ صرف آیت کا حوالہ بتا دیں"۔ واضح ہے کہ حق پرست انسان ایسا نہیں کر سکتا۔

اگر ہماری پیش کردہ احادیث نبویہ میں کوئی غلط یا قابلِ اعتراض حدیث ہوتی تو جناب مدیر لولاک ضرور اعتراض کرتے اور اگر ہمارے استدلال و استنباط میں کوئی سقم ہوتا تو مدیر لولاک اس کی نشان دہی فرماتے۔ پس ظاہر ہے کہ انہیں احادیث مسلّم ہیں اور استدلال کو بھی وہ رد نہیں کر سکتے ہاں ان کی گزارش صرف یہ ہے کہ ایک حدیث کا حوالہ دینا چاہیئے تھا۔ ہماری **عرض** ہے کہ آپ کا مطالبہ دراصل ہمارے جواب کی معقولیت اور پختگی کا اقرار ہے۔

وھو المراد۔

دوسری گزارش کا جواب

مدیر لولاک کی دوسری گزارش ان کے اپنے الفاظ میں یہ ہے کہ :-

نہ یہ کہنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے ارشادات اور فرمودات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اشاروں اور استعاروں کے رنگ میں ثابت ہوتا ہے کہ **ہندوستان سے آخری زمانہ میں اسلام کی روشنی پھیلے گی** اور اس سے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ ہندوستان میں مرزا غلام احمد اور قادیانی تحریک یہ روشنی پھیلائیگی۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس تحریک اور اس روشنی سے مراد مرزا غلام احمد اور قادیانی تحریک ہی کیوں ہے اس سے مراد حضرت مولانا احمد رضا خاں اور ان کی بریلوی تحریک کیوں مراد نہیں ہے یا مولانا محمد قاسم نانوتوی اور ان کے مدرسہ دیوبند کا فیض کیوں مراد نہیں ہے؟ الخ"

ہماری **عرض** ہے کہ آپ احادیث نبویہ پیش کردہ کے رُو سے پہلے یہ تسلیم کرلیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے "اشاروں اور استعاروں" سے ثابت ہوگیا ہے کہ **"ہندوستان سے آخری زمانہ میں اسلام کی روشنی پھیلے گی"** پھر آپ یہ سوال کریں کہ اس روشنی سے مراد کونسی تحریک ہے؟ فی الحال تو یہ سوال زیرِ غور ہے کہ کیا علامہ اقبال کا قول ؎

میرِ عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے ÷ میرا وطن وہی ہے میرا وطن وہی ہے

حقیقت پر مبنی ہے یا محض بے بنیاد ہے؟ ہم نے علامہ اقبال کی تائید کرتے ہوئے احادیث نبویہ کا ایک مجموعہ پیش کردیا ہے اگر اس مجموعہ سے (خواہ اشاروں استعاروں کے رُو سے ہی ہو) یہ امر ثابت ہوجاتا ہے کہ "ہندوستان سے آخری زمانہ میں اسلام کی روشنی پھیلے گی" تو علامہ اقبال کا شعر سچا ثابت ہوگیا۔ اب آگے یہ مرحلہ ہوگا کہ اس روشنی سے کونسی تحریک مراد ہے؟ ہم نے اپنے پہلے مقالہ میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام یا تحریکِ احمدیت کا لفظ تک ذکر نہیں کیا۔ پہلا اور اصل سوال یہ ہے کہ علامہ اقبال کا بیان درست ہے یا غلط ہے؟ ہم نے اپنے سابقہ مقالہ میں محض اسی کو ملحوظ رکھا ہے۔

جناب مدیر لولاک نے مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی اور حضرت مجدد الف ثانی رح اور دوسرے بعض بزرگوں کے بھی نام لئے ہیں اور ان کی تحریک کا ذکر کیا ہے۔ جن بزرگوں نے اسلام کے لئے کام کیا ہے خدماتِ دینیہ سرانجام دی ہیں وہ قابلِ قدر ہیں جزاھم اللہ خیراً۔ حضرت مجدد الف ثانی کا تو خاص مقام ہے اس ادب و اعتراف کے باوجود ہماری یہ **عرض** ہے کہ احادیث میں آخری زمانہ میں ہندوستان سے اسلام کی جس روشنی کے پھیلنے کا ذکر ہے اس میں امام مہدی اور مسیح موعود کا نام آتا ہے اور فارسی الاصل وجود کی بھی تصریح ہے۔ اور یہ امور اس موعود "روشنی" کی تعیین کر دیتے ہیں اور ایک طالبِ حق کے لئے واضح رہنمائی کرنے والے ہیں۔ بہرحال یہ تعیین ہمارے موضوع کی دوسری منزل ہے۔ پہلے تو علماء کو یہ تسلیم کرنا ضروری ہے کہ احادیث نبویہ

میں علامہ اقبال کے بیان کی تائید موجود ہے تب بات آگے چلے گی۔

تیسری گزارش کا جواب

فاضل مدیر لولاک تیسری گزارش میں لکھتے ہیں :۔

"ایڈیٹر الفرقان نے اپنی اس تمہید کی تائید میں حضورؐ کی یہ حدیث بھی تحریر فرمائی ہے کیف تھلک امۃ انا اوّلھا والمھدی وسطھا والمسیح آخرھا...... ایڈیٹر صاحب نے ترجمہ کرتے وقت مہدی کا ذکر ہی چھوڑ دیا۔ اس حدیث پاک میں اُمت میں تین ہستیوں کے ظہور کی خبر دی گئی اوّل حضورؐ کی۔ درمیان میں مہدی علیہ السلام کی۔ اور آخر میں مسیح ابن مریم علیہ السلام کی جیسا کہ کل اُمت کا عقیدہ یہی ہے لیکن ایڈیٹر صاحب جلدی سے فرماتے ہیں کہ اوّل حضورؐ اور آخر میں مسیح موعود۔ اور مسیح موعود سے ظاہر ہے ان کی مراد مرزا غلام احمد ہی ہیں۔"

جواباً عرض ہے کہ ہم نے اپنے مضمون میں ترجمہ نہیں کیا تھا بلکہ خلاصۂ حدیث ذکر کیا ہے مقالہ سامنے ہے۔ حدیث میں اُمت کے وسطی زمانہ میں آنے والے مہدی کا معاملہ ہمارے زیرِ غور نہ تھا۔ ہم تو اُمت کے اوّل اور آخر پر بحث کر رہے تھے اور وہ اس حدیث نبوی کی روشنی میں جس میں حضورؐ نے فرمایا مَثَلُ اُمَّتِیْ مَثَلُ الْمَطَرِ لَا یُدْرٰی آخِرُہٗ خَیْرٌ اَمْ اَوَّلُہٗ۔ اسلئے وسطی زمانہ کا مہدی کوئی ہوا ہو وہ ہمارے اس موضوع سے متعلق نہیں۔ ہمیں تو اس وقت اُس مہدی سے سروکار ہے جو اُمت کے آخر میں آنے والا ہے اور وہی مسیح موعود ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے "المسیح آخرھا" کے الفاظ فرمائے ہیں۔ اس جگہ ہم جناب مدیر لولاک کو یہ بھی توجہ دلاتے ہیں کہ اس حدیث میں صرف المسیح کا لفظ ہے مسیح ابن مریم کا نہیں ہے اسلئے ترجمہ میں خواہ مخواہ مسیح ابن مریم کا لفظ نہ لکھنا چاہیئے۔ مسیح موعود اس کا درست ترجمہ ہے۔ باقی جہاں تک اس حدیث میں "المھدی فی وسطھا" کا ذکر ہے اگر یہ حصہ مُدرَج نہیں ہے تو اُس سے درمیانی مہدیوں میں سے کوئی مہدی مراد ہے۔

مہدی معہود جس کا نام احمد بھی ہے اسکا ذکر اس حدیث میں ہے عن انسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصابۃ تغزوا الھند وھی تکون مع المھدی اسمہ احمد (رواہ البخاری فی تاریخہ) رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ ہندوستان سے غزوہ کرنیوالی جماعت امام مہدی کی معیت میں ہوگی جس مہدی کا نام احمد ہوگا۔

مدیر لولاک اسی تیسری گزارش کے ضمن میں لکھتے ہیں :۔

"سرزمین ہندوستان کی فضیلت میں ایک اور حدیث کا ذکر کیا ہے کہ مہدی ایک گاؤں میں پیدا ہوگا جسے کدعہ کہتے

ہیں یعنی ایڈیٹر صاحب کدعہ کو
کھینچ کھانچ کر قادیان بنانا چاہتے ہیں"۔

ہماری **عرض** ہے کہ حدیث تو درست ہے اس پر تو آپ کو اعتراض نہیں۔ رہ گیا یہ سوال کہ وہ کدعہ بستی کونسی ہے؟ اس کی تعیین واقعات کی روشنی میں ہی ہو سکتی ہے اس میں "کھینچ کھانچ" کا کیا سوال ہے؟ ہم نے تو اس معاملہ کو سمجھنے والے قارئین پر ہی چھوڑ دیا تھا۔ ہمارے مضمون میں تو قادیان کا لفظ بھی موجود نہیں ہے۔ باقی اگر دل اس بات کو مانتے ہیں تو اسے تسلیم کرنے میں کیا حرج ہے۔

چوتھی گزارش کا جواب

جناب مدیر لولاک کی **چوتھی گزارش** غزوۃ الہند والی حدیث کے متعلق ہے۔ مدیر صاحب لکھتے ہیں "یہ حدیث حضور سرورِ کائنات کی **اہم پیشگوئیوں** میں سے ہے اور اس میں فتنۂ دجال کی طرف اشارہ ہے"۔ گویا مدیر لولاک کو تسلیم ہے کہ مسیح موعود کا نزول و ظہور ملکِ ہند میں ہوگا اور وہاں پر ہی غزوۃ الہند واقع ہوگا۔ یہ بھی ہمارے استدلال کی تائید ہے۔

مدیر لولاک **خلطِ مبحث** کے طور پر اسی گزارش کے ضمن میں لکھتے ہیں:۔

"معلوم ہوتا ہے کہ حضورؐ نے ہندوستان میں غزوہ کرنے والوں کے بلند مرتبہ کا اسلئے ذکر فرمایا کہ آپؐ کو **وحی الٰہی کے ذریعہ** یہ علم ہو چکا **ہوگا** کہ اس سرزمین میں ایک ایسا متنبّی پیدا ہوگا جو حرمتِ جہاد کا فتویٰ دے گا"۔

جواباً **عرض** ہے کہ اندریں صورت آپ کو یہ تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو "وحی الٰہی کے ذریعہ" یہ علم دیا گیا تھا کہ "آخری زمانہ میں ہندوستان سے **اسلام کی روشنی پھیلے گی**"۔ ہاں آپ نے جو غلط بات حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی طرف منسوب فرمائی ہے کہ انہوں نے قرآن مجید کے جہاد کی حرمت کا فتویٰ دیا تھا یہ ہرگز درست نہیں۔ باقی عوام علماء کے مزعومہ غلط جہاد کی تردید کرنا بالکل علیحدہ امر ہے۔ احمدیت قرآنِ پاک کے کسی حکم، کسی آیت بلکہ کسی حرف کے منسوخ ہونے کی بھی قائل نہیں ہے۔

مدیر لولاک سے درخواست

ہم بالآخر مدیر لولاک سے عرض کرتے ہیں کہ آپ نے اس مرتبہ قدرے علمی رنگ میں بات کی ہے اس سلسلہ کو اسی رنگ میں جاری رہنے دیں اور پہلے اس امر کا فیصلہ ہو جانے دیں کہ علامہ اقبال نے جو فرمایا تھا کہ ؎

میرِ عربؐ کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے
میرا وطن وہی ہے میرا وطن وہی ہے

آیا یہ بات درست ہے، احادیثِ نبویہ سے ثابت ہے یا غلط اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا ہے؟ اس فیصلہ کے بعد یہ سمجھنا بالکل آسان ہوگا کہ اس "ٹھنڈی ہوا" کی بنیاد کیا تھی اور آخری زمانہ میں ہندوستان سے پھیلنے والی روشنی سے کونسی تحریک مراد ہے؟ ●

النساء ع

البیان

قرآن مجید کا سلیس اُردو ترجمہ مختصر اور مفید تفسیری حواشی کیساتھ

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَ

اگر تجھ پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور اُس کی رحمت

رَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ

نہ ہوتی تو ان مخالفین میں سے تو ایک گروہ نے تجھے ہلاک کرنے

اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ

اور گمراہ کرنے کی پوری پوری کوشش کی تھی۔ (اب یہ صورت ہے کہ) وہ لوگ

اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ

اپنے آپکو اور اپنی قوم کو ہی ہلاکت میں ڈال رہے اور گمراہ کر رہے ہیں اور تجھے

مِنْ شَيْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ

کچھ ضرر نہیں پہنچا سکیں گے۔ اللہ تعالےٰ نے تجھ پر کتاب اور

الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ

حکمت نازل کی ہے اور تجھے وہ علوم سکھائے ہیں

مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ

جنہیں تو نہ جانتا تھا۔ درحقیقت تجھ پر

تفسیر:- اس رکوع میں صرف تین آیات ہیں۔ ان میں حق و باطل کے معرکہ یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے معاندین منکرین و منافقین کی کشمکش کی نوعیت اور اس کے انجام کا ذکر فرمایا ہے۔

(ا) مخالفین حق کو مٹانے کے لئے بھرپور کوشش کرتے ہیں وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم اس طریق سے نبی کی آواز کو دبا دینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ عربی زبان میں ضلال کے معنے گمراہ اور تباہ ہونے کے ہوتے ہیں۔ اضلال متعدی ہے۔ اَنْ یُّضِلُّوْکَ کے معنے ہیں کہ وہ تجھے ہلاک کرنے کے درپے ہوتے ہیں، تجھے راہِ حق سے برگشتہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

فرمایا کہ اگر مقابلہ ایک انسان اور زیادہ انسانوں کا ہوتا تو زیادہ تعداد والی جمعیت غالب آجاتی مگر یہاں تو اس انسان کے ساتھ خدا ہے، اس کا فضل اس کے شاملِ حال ہے، اس کی رحمت اسکے سر پر سایہ فگن ہے ایسے انسان کو دوسرے لوگ کس طرح ناکام و نامراد بنا سکتے ہیں۔ حق کی اس چٹان سے سر ٹکرانے والے اپنا ہی نقصان کریں گے، اپنے ہی سر پھوڑیں گے چٹان کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔

اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ میں اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اگر خدانخواستہ تو ناکام ہو جائے تو گویا خدائی شریعت ناکام ہو گئی اور

فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝ لَا
اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی فضل ہے۔ ان (مخالفین) کے
خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ
بیشتر خفیہ مشوروں میں کوئی بھلائی کی بات نہیں ہوتی ہاں جو شخص
اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ
صدقہ کرنے یا نیکی کرنے اور لوگوں کے درمیان مصالحت کرانے کا امر اختیار کرے
اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ
(ان امور کے سلسلہ میں اسکے لئے خفیہ مشورہ کرنا بھی جائز ہے) جو شخص ایسا کام
ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ
رضاء الٰہی کی تلاش میں کرتا ہے اسے ہم عنقریب
نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ وَمَنْ يُّشَاقِقِ
بہت بڑا اجر دیں گے۔ ہاں جو شخص ہدایت واضح ہو جانے
الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى
کے باوجود رسول سے مخالفت رکھتا ہے اور سبیل
وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا
المؤمنین کے علاوہ کسی اور راستہ کی پیروی کرتا ہے ہم اسے اسی طرف
ع ۱۷/۱۴ تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۚ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝
پھیر دیں گے جدھر وہ پھر گیا ہے اور اسے جہنم میں ڈالیں گے جو نہایت برا ٹھکانا ہے

الٰہی حکمت باطل قرار پا گئی اور یہ ناممکن ہے پس تیرا ناکام ہونا بھی ناممکن ہے۔

آیت وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بے انتہا علوم سکھائے تھے۔ ان علوم کی جھلک احادیث نبویہ کے پُرحکمت خزانوں میں بھی نظر آتی ہے۔

(۲) مخالفین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف خفیہ منصوبے کرتے تھے اللہ تعالیٰ تو سب باتوں کو جانتا ہے فرماتا ہے کہ یہ لوگ خفیہ مشوروں میں نیکی اور گناہ کی باتیں سوچتے ہیں جو خود غلط راستہ ہے۔ ان کے ان مشوروں سے خدا کے فرستادہ کو کیا نقصان پہنچ سکتا ہے اس کی پشت پر تو خدائے علیم موجود ہے۔

فرمایا اگر نیکی اور مصالحت وغیرہ کے لئے خفیہ مشورہ کرنا ہو تو روا ہے مگر نبی کی مخالفت میں یہ طریق سراسر ہلاکت کا راستہ ہے۔ نیک نیتی سے خفیہ مشورہ موجب ثواب ہوتا ہے۔

(۳) ہدایت کے واضح ہو جانے کے باوجود اپنی ضد پر قائم رہنا ہلاکت کو دعوت دینا ہے۔ مومنین کے راستہ کو چھوڑ کر اور راستہ اختیار کرنا جہنم کی راہ پر چلنا ہے سبیل المؤمنین وہ متواتر سنت ہے جو رسول کے زیر ہدایت مومنوں کے لئے مقرر ہو جاتی ہے اور وہ اس پر گامزن رہتے ہیں۔

لفظ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ اسی شخص کو سزا دیتا ہے جس پر اتمام حجت ہو جاتی ہے اور اس پر حق واضح ہو جاتا ہے اور وہ اسکے باوجود حق کو قبول نہیں کرتا بلکہ اس کا مقابلہ کرتا ہے *

مشرقِ وسطیٰ کا المیہ اور مسلمانوں کا فرض

(محترم جناب ڈاکٹر محمد رمضان صاحب پنشنر ربوہ)

اگرچہ مشرقِ وسطیٰ میں اسرائیل کے ہاتھوں عربوں کی موجودہ شکست نے دنیا کے تمام مسلمانوں کو سوگوار بنا دیا ہے لیکن جن لوگوں نے بچشم خود وہاں کے حالات کو دیکھا تھا ان کے لئے یہ کوئی اچنبھا بات نہیں ہے کیونکہ انہیں یقین تھا کہ یہ بات اگر آج نہیں تو کل ہو کر رہے گی۔ آخر قانونِ قدرت کو کس طرح جھٹلایا جا سکتا ہے۔ جو قومیں قانونِ قدرت کے مطابق دنیا میں جدوجہد کرتی ہیں وہی کامیاب ہوا کرتی ہیں۔ اس میں مسلمان اور کافر میں کوئی تمیز نہیں۔ اس کے بالمقابل جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے اور اس سے اپنا تعلق قائم کرتے ہیں یعنی قانونِ شریعت کی پابندی کرتے ہیں جس میں مخلوقِ خدا کی ہمہ وقت اصلاح اور خدمت بھی شامل ہے وہ اس کی نصرت کے وارث بن جاتے ہیں اور آڑے وقت میں دشمنوں کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کو اپنے پاس پاتے ہیں لیکن اس کا مطلب نہیں کہ وہ دنیوی اسباب سے بے نیاز ہو جاتے ہیں۔ نہیں بلکہ وہ اسباب سے دوسروں سے زیادہ کام لیتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہی ہوتا ہے کہ وہ اسباب پر بھروسہ نہیں کرتے بلکہ ان کا بھروسہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہوتا ہے جو ان کے لئے خارق عادت کام دکھلاتا ہے۔ ابتداءِ آفرینش سے دنیا یہ معجزہ انبیاء علیہم السلام خصوصاً حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں اور ان کے سچے متبعین کے ذریعہ دیکھ چکی ہے۔ وہ حی و قیوم خدا کی یہ سنت کبھی تبدیل نہیں ہوتی اب بھی اپنے بندوں کے لئے یہ عظیم الشان نشان دکھانے کے لئے تیار ہے۔ (بلکہ بعض کے لئے دکھلا رہا ہے) بشرطیکہ وہ اس کے اہل یعنی انبیاء و الصالحون بن جائیں۔

اگر موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کو اس معیار پر پرکھا جائے تو من حیث القوم وہ اس معیار پر ہرگز پورے نہیں اترتے بلکہ ان کی حالت کلی طور پر درماندگی کی ہے۔ اسلحہ اور مشینری کا ذکر کیا سوئی تک کے لئے وہ دوسروں کے محتاج ہیں۔ جہاں غیر مسلم اقوام باوجود بعض اخلاقی کمزوریوں کے انہماک سے شبانہ روز زور و بیسرچ اور کام میں لگے رہتے ہیں۔ مسلمان عموماً اپنا وقت گانے بجانے اور بیکاری یا لڑنے جھگڑنے میں بسر کرتے ہیں۔ پھر ان میں سے اکثر نشہ آور چیزوں کے عادی ہیں جس سے ان کی بچی کھچی سکت بھی ماؤف ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ وہ ڈینگیں مارنے کے کہ ہم یہ کر دیں گے وہ کر دیں گے

ان کے پاس کچھ باقی نہیں رہتا وہ بے ہنگامی طور پر اعلان کرتے رہتے ہیں جس سے دشمنوں کو تیاری و حملہ کا موقعہ مل جاتا ہے۔ مشرقِ وسطیٰ میں عربوں کے ساتھ یہ ہوا۔ دشمن کے ایجنٹوں نے جیسا کہ اخبارات میں آیا تھا انہیں آمادہ کر لیا کہ وہ [illegible] نہیں کریں گے اور [illegible] اسرائیل نے فوری [illegible] دیا۔ عربوں کی [illegible] اُن کے نکماپن کے ذکر کی ضرورت نہیں۔ اب یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے جس کو مسلمان [illegible] کر رہے ہیں۔ یہ دردبھری حقیقت ہمیں اس طرف توجہ دلاتی ہے کہ ہمیں اپنے حالات میں غیر معمولی تبدیلی کرنے کی ضرورت ہے۔

پس اگر مسلمان چاہتے ہیں کہ وہ پھر سے دنیا میں سرفرازی حاصل کریں تو انہیں قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح۔

(۱) اپنا تعلق اپنے خالق و مالک خدا تعالیٰ سے قائم کرنا چاہیئے۔

(۲) خدائی تعلیم یعنی قانونِ شریعت اور قانونِ قدرت کو پورے طور پر اپنا کر دوسروں سے گوئے سبقت لے جانی چاہیئے اور اپنے ہی پاؤں پر کھڑا ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

(۳) آپس کے افتراق و انشقاق کو دور کر کے اپنے اندر اجتماعیت کی روح پیدا کرنی چاہیئے۔

(۴) دشمنوں کی ریشہ دوانیوں سے ہر وقت خبردار رہنا چاہیئے اور سب سے اہم یہ کہ

(۵) ہر آن اللہ تعالیٰ کی ذاتِ بابرکات پر ہی کامل توکّل ہونا چاہیئے اور اسی کے حضور

اقتباس

کامیابی کا راز

ڈاکٹر تقی الدین پروفیسر مدینہ یونیورسٹی ایک پادری کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"اس نوجوان پادری کے بارہ میں میں اتنا ضرور کہونگا کہ وہ اپنی دعوت میں مخلص تھا۔ حد درجہ جوشیلا تھا، جب بھی میں نے اس سے کہا کہ یہ عقل کے خلاف ہے تو اس نے جواب دیا کہ عقل ناقص ہے اور اللہ کا کلام کامل ہے اور خدا جو جانتا ہے وہ ہم کو نہیں معلوم۔ میں نے کتاب ملنے سے قبل ہی ایک مرتبہ اس سے گرجا میں ملاقات کی تو دیکھا کہ وہ گوشت نہیں کھاتا اور اپنے باورچی کو حکم دیتا ہے کہ اس کے لئے سبزی پکائے حالانکہ اپنی بیوی بچوں کے لئے گوشت پکواتا ہے، میرے دریافت کرنے پر اس نے بتایا کہ یہ بُت پرست جن کو میں قبولِ نصرانیت کی دعوت دیتا ہوں گوشت کھانا سخت ناپسند کرتے ہیں اور اسی وجہ سے میں نے بھی ان کی تالیفِ قلب اور تبلیغ کی خاطر گوشت کھانا ترک کر دیا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ یہ لوگ تمہیں گھر میں تو نہیں دیکھنے آتے۔ اس نے کہا لیکن میں ان سے جھوٹ کیسے بول سکتا ہوں کہ ان سے کہوں میں گوشت نہیں کھاتا اور پھر کھاتا رہوں۔ اسی وجہ سے اس کی دعوت نے لوگوں پر اثر کیا۔ اور میں نے اس کے ساتھ تیس آدمی دیکھے جو اپنی عورتوں اور بچوں سمیت اسکے ہر حکم کی اطاعت کرتے تھے، اس نے انہیں گرجا بنانے کا حکم دیا تو ان لوگوں نے اپنی سخت غربت کے باوجود گرجا بنا ڈالا۔

..... اور کامیابی کا راز تو صرف اخلاص ہے خواہ باطل ہی میں کیوں نہ ہو۔" (الاعتصام ۲ رجب [illegible])

ہندوستان کے فضائل

(از قلم جناب محمد میاں صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند)

[ذیل کا مضمون جناب ناظم صاحب جمعیت علماء ہند کے رسالہ "ہمارا ہندوستان اور اس کے فضائل" سے ماخوذ ہے۔ ان بیانات سے ظاہر ہے کہ سرزمین ہند کو قدیم سے نبوت سے تعلق ہے۔ اسی لئے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ؎

پھر دوبارہ ہے اُتارا تو نے آدم کو یہاں ✣ تا وہ نخلِ راستی اس ملک میں لائے ثمار

بہرحال ناظم جمعیت العلماء کا یہ مقالہ توجہ سے پڑھنے کے قابل ہے۔ (ایڈیٹر)]

"اس کے (یعنی حج اور عمرہ کے) بعد حضرت آدمؑ حوا کو لے کر ہندوستان واپس ہوئے۔ یہیں بود و باش اختیار کی۔ یہیں آپ کے اولاد ہوئی اور یہیں آپ کی اولاد نے قیام کیا۔ قتلِ ہابیل کا مشہور واقعہ ہندوستان ہی میں ہوا۔ پھر جب ہابیل جو صالح اور نیک تھے شہید ہو گئے اور قابیل اس جرم کی وجہ سے مردود ہو گیا تو خداوند عالم نے حضرت آدمؑ کو ایک اور بیٹا عنایت فرمایا جس کا نام شیث رکھا گیا۔ اس لئے کہ شیث کے معنی ہیں ھِبَۃُ اللہ یعنی عطیۂ خداوندی۔ فیض آباد کے قریب اجودھیا جو ہندوؤں کا خاص تیرتھ ہے اور جسے رامچندر جی کی جنم بھومی اور ان کا پایۂ تخت سمجھا جاتا ہے وہاں ایک بہت لمبی قبر ہے جس کو حضرت شیث علیہ السلام کی قبر بتایا جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

حضرت آدم علیہ السلام نے ہندوستان سے پیادہ پا چالیس حج کئے۔ اس کے علاوہ آپ کے عمروں اور ان حجوں کی تعداد تقریباً سات سو ہے جو آپ نے قیامِ مکہ کے دوران میں کئے۔

ان واقعات کو جان لینے کے بعد مندرجہ ذیل فضائل ہندوستان کے لئے ثابت ہوتے ہیں۔

● خلیفۃ اللہ کا سب سے پہلا مہبط ہونے کی وجہ سے انسانیت کا سب سے پہلا دار الخلافہ ہندوستان ہے۔

● چونکہ یہ خلیفہ نبی تھا جس کے پاس روح القدس تشریف لایا کرتے تھے لہذا سرزمین ہند سب سے پہلے آفتابِ نبوت کا مشرق بنا۔

● اسی بقعۂ مبارکہ پر روح القدس کا سب سے پہلے نزول ہوا اور یہی ارضِ مقدس وحی کا سب سے پہلا مہبط ہے۔

● ابن سعد نے طبقات میں، ابوبکر شافعی نے غیلانیات میں اور عبد بن حمید اور ابن عساکر نے حضرت

سعد بن جبیرؓ سے نقل کیا ہے کہ خلق اللّٰہ آدم من ارض یقال لھا دجنی یعنی اللہ تعالیٰ نے جسد حضرت آدمؑ کا خمیر دجنی نامی علاقہ کی خاکِ پاک سے بنایا۔

محققین کے قول سے یہ ثابت ہے کہ یہاں دجنی کا جو لفظ مذکور ہوا ہے وہ ہندوستان ہی کے کسی مقام کا نام تھا لہٰذا پورے کرۂ ارض میں صرف خاکِ پاک ہندوستان ہی کو یہ شرف حاصل ہے کہ سب سے پہلا نبی یہاں ہی کی خاک سے بنایا گیا۔ بلکہ یہ حقیقت ہے کہ چونکہ حضرت آدمؑ انسانوں کے باوا آدم تھے اس لئے جملہ انبیاء علیہم السلام اور تمام انسانوں کے روحانی اور مادی اصل و اصول کا خمیر ہندوستان ہی سے بنایا گیا۔ توالد و تناسل کے اصول پر یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ جملہ انبیاء و اولیاء اور صلحاء کرام و علماء و مشائخ اوّلین کا عنصر اسی خاکِ پاک سے وجود پذیر ہوا۔

● حضرت ابن عباسؓ کی روایت کے موجب الستُ بربّکم کا مشہور عہد بھی ہندوستان ہی کی سرزمین میں بمقام دجنی ہوا جس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت حق جل مجدہٗ نے ان تمام روحوں کو جو قیامت تک دنیا میں پیدا ہوں گی پشتِ آدم علیہ السلام سے باہر کیا اور ان کو خطاب کر کے فرمایا الستُ بربّکم۔ کیا میں تمہارا رب و پروردگار نہیں؟ تمام روحوں نے متفقہ طور پر حضرت حق جل مجدہٗ کی ربوبیت و پروردگاری کو تسلیم کرتے ہوئے جواب دیا بَلٰی۔ ضرور آپ ہمارے رب ہیں۔ اس روایت کے بموجب ہندوستان ہی وہ مقدس سرزمین ہے جہاں بندوں نے اپنے رب کی ربوبیت کا سب سے پہلے اعتراف کیا جس سے تمام روحانی ترقیات و معارف کے سلسلہ کا افتتاح ہوا۔

● اس موقعہ پر لامحالہ تمام ہی انبیاء علیہم السلام کے انوار مبارک سے یہ سرزمین متبرک ہوئی چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ نے ایک طویل حدیث کے ضمن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ حضرت آدمؑ نے اپنی اولاد کی روحوں کے زمرہ میں کچھ روحیں دیکھیں جن کے انوار غیر معمولی طور پر سب سے فائق تھے۔ حضرت آدمؑ کو خود حیرت ہوئی اور دریافت فرمایا کہ خداوندا یہ کون ہیں؟ ارشاد ہوا کہ یہ انبیاء علیہم السلام کی ارواحِ مبارکہ ہیں۔

● قرآن حکیم کی اطلاع کے موجب عہد الستُ کے موقعہ پر ایک دوسرا عہد بھی جملہ انبیاء علیہم السلام سے لیا گیا تھا جس میں ہر نبی نے آنے والے نبی کی تصدیق و اعانت کا میثاق کیا تھا اور چونکہ سب کے بعد میں سلسلۂ نبوت کا دور حضرت خاتم الانبیاء افضل الرسول پر ختم ہونے والا تھا اسلئے ثابت ہوا کہ بلا استثناء جملہ انبیاء علیہم السلام نے سرورِ کائنات کی تصدیق کا نیز آپ پر ایمان لانے اور امداد کرنے کا عہد اس سرزمین ہند ہی میں کیا تھا۔ بہرحال ارضِ ہند ہی وہ ارضِ مقدس ہے جہاں سلسلۂ رشد و ہدایتِ خداوندی، معرفتِ قربِ الٰہی و نجاتِ اُخروی اور فوز و فلاح

ابدی کے استحصال کے لئے عہد و پیمان ہوا۔

• سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ نورِ قدس جو سب سے پہلے پیدا کیا جا چکا تھا۔ حضرت آدمؑ کے صلبِ مقدس سے منتقل ہو کر اپنے اپنے زمانہ کے بہترین آباد اور بہترین اُمّہات کے ذریعے جملہ منازل طے کرتا ہوا افقِ مکہ سے طلوع ہوا۔ چونکہ حضرت آدمؑ اور آپ کے بعد حضرت شیث علیہ السلام ہندوستان میں سکونت پذیر تھے اسلئے لامحالہ نورِ محمّدی کے اس فضلِ سرمدی کا سب سے پہلا مطلع ارضِ ہند ہے اور سب سے آخری مشرق حجازِ پاک ہے۔۔۔۔۔۔

قصۂ آدم نے جس طرح ہندوستان اور حجاز کا قدیمی تعلق ثابت کیا اسی طرح خانہ کعبہ کے سب سے پہلے بانی، سب سے پہلے زائر اور سب سے پہلے حج بیت اللہ کے لئے سفر کرنے کا شرف بھی باشندگانِ ہند کے لئے ثابت کر دیا۔ علماء کا ایک قول یہ بھی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی وفات ہندوستان میں ہوئی اور یہیں دفن کئے گئے۔ اِس روایت کی بناء پر خاکِ پاک ہندوستان ہی کو یہ شرف حاصل ہے کہ وہ ابوالبشر اور وہ اوّلین نبی جس کے دریعیات کا اوّلین گہوارہ خاکِ ہند تھی اس کی آخری آرامگاہ کا فخر بھی اس سرزمین کو حاصل ہوا۔"

(رسالہ ہمارا ہندوستان اور اسکے فضائل ص ۱۴-۲۲ مطبوعہ دہلی۔)

وہ جس کو مل گیا اُسے کوئی خطر نہیں

(مکرم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری۔ ایم۔اے)

وہ آنکھ کیا جو ذکرِ الٰہی میں تر نہیں
وہ دل ہی کیا جسے کوئی عقبےٰ کا ڈر نہیں
یہ اور بات ہے تجھے ذوقِ نظر نہیں
نورِ خدا وگرنہ کہاں اور کدھر نہیں
یہ فصلِ گُل، یہ حسنِ گلستاں، یہ چاندنی
جلوے تو بے نقاب ہیں اہلِ نظر نہیں
اُس جانِ کائنات کو پانا ہے زندگی
وہ جس کو مل گیا اُسے کوئی خطر نہیں
پا کر اُسے جو ڈھونڈے کسی اور کو کبھی
ہوگی نظر کسی کی وہ میری نظر نہیں
سب مشکلوں کا ایک ہی مشکلکشا ہے وہ
اس کے سوا ہمارا کوئی چارہ گر نہیں
ہر سُو ہر ایک شے میں اُسی کا ظہور ہے
دیکھو تو اُس کی ذات کہاں و کدھر نہیں
صد حیف ایسی موت پہ جو زندگی نہ ہو
وہ زندگی ہی کیا ہے جو برق و شرر نہیں
رونق ہے جن گلوں سے تو سمجھا ہے انکو خار
کچھ بھی تجھے تو معرفتِ خیر و شر نہیں
مشکل کے وقت کام جو آئے وہی ہے دوست
ورنہ جہاں میں دوست کوئی معتبر نہیں
صدیق ہیں عبث تری ساری عبادتیں
دل میں اگر محبتِ خیر البشر نہیں

غمِ دوست

(جناب سلیم شاہجہانپوری نوابشاہ)

دلِ رہ نورد کو ہر قدم کسی راہبر کی تلاش ہے
یہ ازل کے دن سے ہے مضطرب اسے چارہ گر کی تلاش ہے

نگۂ رسا، غمِ دلکشا، دلِ معتبر کی تلاش ہے
میں ہوں آپ اپنی ہی آرزو مجھے اپنے گھر کی تلاش ہے

نہ مجھے دعاؤں سے واسطہ نہ مجھے اثر کی تلاش ہے
غمِ دوست ہے مرا چارہ گر اُسی چارہ گر کی تلاش ہے

کوئی راہ رَو نہیں راہ میں کہ بنے ہیں سارے ہی راہ داں
کسے رہنما کی ہے جستجو؟ کسے راہ بر کی تلاش ہے؟

مرا دل ہے کس لئے مطمئن؟ یہی فکر ہے مجھے رات دن
جو مرے سکون کو لوٹ لے مجھے اُس نظر کی تلاش ہے

تجھے اے سلیم خبر نہیں کہ وہ شہ رگ سے بھی ہے قریں
اُسے اپنے دل کا بنا مکیں اُسے تیرے گھر کی تلاش ہے

عربی قصیدہ

"اَمِتْنِی فِی الْمَحَبَّةِ وَالْوِدَادِ"

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

ذیل کی نظم اسی الہام پر متضمن ہے جس کا منظوم اُردو ترجمہ مرزا محمد سلیم صاحب اختر مربی سلسلہ احمدیہ نے پیش کیا ہے ——— ظفر محمد ظفر سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ

تمکّنَ حُبُّ حِبٍّ فی فؤادی   ودُونَ وصالہٖ خرطُ القتادِ

کسی پیارے کی اُلفت دلنشیں ہے   مگر ملنا اُسے آساں نہیں ہے

سَمِعتُ منادیاً لیلاً یُنادی   ویُنذرُ قومَہٗ فی کُلِّ نادِ

بوقتِ شب سُنا میں نے منادی   ندا نے جس کی ہر محفل جگا دی

اَیَا قومِ اتّقوا یومَ التّنادی   اَفیقوا واترکُوا دأبَ الفسادِ

ارے لوگو ڈرو روزِ جزا سے   اور آؤ باز ہر اک کج ادا سے

وتُوبُوا یا اولی الالبابِ تُوبُوا   الی اللہ الّذی ربّ العبادِ

کرو توبہ عزیزو باز آؤ!   خدا ناراض ہے اُس کو منا لو

فَاٰمنتُ بِہٖ رَبِّ ولٰکن   بقلبٍ لا یریٰ نہجَ الرشادِ

کہا لبیک میں نے بھی زباں سے   مگر لاتا دلِ دانا کہاں سے

اَضَعتُ العُمرَ فی لہوٍ ولعبٍ   وغیٍّ ہائمًا فی کُلِّ وادِ

جوانی عیش و عشرت میں گنوا دی   بھٹکتا رہ گیا وادی بہ وادی

قریبًا کُنتَ یا فردوسَ رُوحی   اثرتُ النقعَ بَطلًا فی البوادِ

مرے فردوس تو نزدیک تر تھا   بلا حاجت رہا میں دشت پیما

ظلمتُ النفسَ ناقتَہا عقرتُ   وزادی قد تأذّن بالنفادِ

غلط رَو ناقۂ جاں رہ میں ہاری   نہیں زادِ سفر قسمت ہماری

انا المسکین مقصوص الجناح ۔۔۔ وشوقك قد نفى عنّی رُقادی
غریب و بے نوا بے بال و پر ہوں ۔۔۔ جدائی میں تڑپتا رات بھر ہوں

فکم من لیلةٍ لا نومَ فیها ۔۔۔ وقاسیتُ السُّہادَ علی السُّہادِ
گزاریں میں نے یوں راتوں پہ راتیں ۔۔۔ رہا کرتا ستاروں ہی سے باتیں

فھل من حیلةٍ تنجی جنانی ۔۔۔ وتوصلُنی ببابك یا مُرادی
درِ دولت پہ تیرے کیسے آؤں ۔۔۔ وہ کیا حیلہ ہے جس سے تجھ کو پاؤں

تعالَ اِلَیَّ یا مَلِكَ المُلوكِ ۔۔۔ وَاَخرج من تحکّمَ فی بلادی
عدو اقلیم دل کرتا ہے ویراں ۔۔۔ نکال آکر اُسے اے شاہِ شاہاں

واَشعِلْ فی جَنانی نارَ حُبٍّ ۔۔۔ تعَادُ کُلَّ نارٍ کالرّمادِ
مرے دل میں تو آگ ایسی لگا دے ۔۔۔ جو ہر آتش کو خاکستر بنا دے

وھَبْ لِی وِداداً مِن لَدُنكَ ۔۔۔ فدَیتُكَ بالطریف وبالتلادِ
عطا کر وہ مجھے مہر و محبت ۔۔۔ لُٹا دوں جس پہ میں ہر ایک دولت

وکُلُّ الامرِ موقوفٌ علیكَ ۔۔۔ فانت المستعان وانت زادی
ہے تیرے ہاتھ میں مولیٰ سبھی کچھ ۔۔۔ بجز تیرے نہ ہو مجھ سے کبھی کچھ

فلا شیئٌ احبَّ الیَّ منكَ ۔۔۔ آمِتْنِیْ فی المحبّة والودادِ
مرا محبوب تو ہے میرے داور ۔۔۔ مجھے اپنی محبت میں فنا کر

فلا لی حاجةٌ اِلّا الیكَ
نہیں حاجت سوا تیرے کسی کی
فکن فی ھٰذہ لی والمعادِ
ہے بس کونین میں درکار تو ہی

قابلِ توجّہ

متعدد طالبانِ حق کی طرف سے رسالہ الفرقان مفت جاری کرنے کے لئے درخواستیں آتی رہتی ہیں۔ اگر احباب اس مد جاریہ کے لئے اشاعت فنڈ میں کچھ رقم بھجواتے رہیں تو یہ مشکل حل ہو سکتی ہے۔ (مینجر الفرقان ربوہ)

شذرات

(۱) پادری برکت اللہ صاحب کو کھلی دعوت

ماہنامہ الفرقان فروری ۱۹۶۹ء کے مقالہ افتتاحیہ "قرآن مجید کامل شریعت ہے" میں ہم نے پادری برکت اللہ صاحب ایم اے کے اس اعتراض کا جواب دیا تھا کہ قرآن کریم کامل شریعت نہیں۔ ہم نے قرآن مجید سے تورات و انجیل کا اصولی موازنہ بھی کیا تھا۔ پادری صاحب موصوف اس کے بعد خاموش ہیں۔

ہم نے پادری صاحب کے مقالہ مطبوعہ اخوت کو مد نظر رکھ کر جواب دیا تھا۔ اگر اس موضوع پر پادری صاحب پسند فرمائیں تو مفصل تحریری گفتگو بھی ہو سکتی ہے یعنی اس موضوع پر کہ "قرآن کریم کامل شریعت ہے" باقاعدہ تحریری مناظرہ بھی ہو سکتا ہے۔ بہرحال اس سلسلہ میں ہمارے مخاطب جناب پادری برکت اللہ صاحب ایم اے ہیں۔ ہم یہ شذرہ بطور یاد دہانی تحریر کر رہے ہیں۔

یاد رہے کہ قرآن کریم اصولی طور پر سابقہ کتب الہیہ کو منجانب اللہ مانتا ہے اور جملہ انبیاء کے صادق ہونے کا اعلان کرتا ہے مگر وہ قرآن مجید کو کامل شریعت اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کامل ترین اور عالمگیر رسول قرار دیتا ہے۔ پہلے رسول قومی رسول تھے اور پہلی کتابیں ایک مخصوص وقت کے لئے تھیں۔ قرآن مجید کے کامل اور محفوظ و زندہ شریعت ثابت ہو جانے سے عیسائیت اور اسلام میں قطعی فیصلہ ہو جاتا ہے اسلئے ہم پادری برکت اللہ صاحب کو اس موضوع پر دلائل و براہین کے رُو سے تحریری گفتگو کے لئے دعوت دیتے ہیں۔ کیا پادری صاحب موصوف اس دعوت کو قبول کریں گے؟

(۲) کیا آنحضرتؐ کا امتی بھی نبی بن سکتا ہے؟

حافظ عبد القادر صاحب روپڑی لکھتے ہیں:-

"حضرت عیسیٰؑ جب دوبارہ نازل ہوں گے تو سابقہ نبوت کی وجہ سے نبی ہوں گے۔ عہدہ نبوت کوئی ایسی شئی نہیں جو عطا کرنے کے بعد چھن جائے ...... آنحضرتؐ کی شان ہے کہ صاحب کتاب اور صاحب شریعت نبی بھی آپ کا امتی ہوگا۔"

(تنظیم اہلحدیث لاہور ۶ جون ۱۹۶۹ء)

الفرقان۔ لفظ "دوبارہ نزول" سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کا پہلے بھی نزول ہوا تھا۔ گویا ان کی پیدائش و بعثت بھی ان کا نزول تھا۔ ثابت ہوا کہ لفظ نزول سے ان کے آسمانوں سے اترنے کا استدلال بے دلیل ہے۔

اِس اقتباس سے اُمّت کے موعود مسیح کا نبی ہونا لازمی ہے مگر سوال یہ ہے کہ جب صاحب کتاب اور صاحب شریعت نبی بھی آنحضرتؐ کے اُمتی ہو سکتے ہیں تو کیا آپؐ کے اُمتیوں کے لئے اُمتی نبوّت کا دروازہ کُھلا نہیں ہوگا؟

(۳) "لاہور کی تاریخ کا ایک گمشدہ ورق"

عنوان بالا سے ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب چغتائی روزنامہ نوائے وقت لاہور ۵ رجون ۱۹۶۹ء میں لکھتے ہیں :۔

"مسجد چینیاں والی جو اہلِ حدیث کی مسجد کہلاتی تھی اس سے ذرا آگے محلہ سادھواں میں ایک مسجد پیر سید عبدالغفار اعلی اللہ مقامہٗ کی تھی جو احناف کی مسجد کی حیثیت سے اس مسجد اہلِ حدیث کی ضد تھی اور اسی مسجد پیر عبدالغفار سے ذرا آگے موچی دروازہ اور اکبری دروازہ کے آخر پر شیعوں کا محلہ تھا اور اسی متذکرہ بالا محلہ چابک سواراں میں احمدی (قادیانی) مسلک کے لوگوں کا خاصہ زور تھا۔ غرضیکہ یہ تمام ماحول مذہبی اعتبار سے عجیب و غریب تھا مگر ہم نے آج تک آپس میں کبھی کسی کو دوسرے پر طعن کرتے نہیں دیکھا حالانکہ ۱۹۱۰ء کے بعد مولوی عبدالواحد غزنوی یہاں اس مسجد چینیاں والی میں بحیثیت امام مسجد امرتسر سے آگئے تھے یعنی آپس میں امن سے مل کر رہنے کا یہ جذبہ تھا ورنہ متذکرہ بالا ماحول میں عبادت تو در کنار رہائش عذاب ہو جاتی ہے۔"

الفرقان ۔ کیا رواداری کا یہ ماحول پھر پیدا نہیں ہو سکتا؟ اختلافِ عقیدہ کو برداشت کرنا بھی اولوالعزمی کی علامت ہے۔ کم از کم مساجد کے بارے میں تو تمام مسلمان فرقوں کو وسعتِ قلبی کا ثبوت دینا چاہیئے۔

<u>نقد و نظر</u>

خطباتِ نور جلد اوّل و جلد دوم

یہ دو جلدیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے ان پُر معارف خطباتِ جمعہ و عیدین اور نکاح پر مشتمل ہیں جو آپؓ نے اپنی خلافت سے پہلے اور خلافت کے دوران بیان فرمائے۔

حضرت مولوی صاحبؓ ایسے روحانی عالم بے بدل کے یہ بیانات رُوح کو تازگی بخشنے والے ہیں۔ حقائق و معارف کا خزانہ ہیں۔ ہر جگہ آپکی عالمانہ شان نمایاں نظر آتی ہے کلام کے مختصر اور مؤثر ہونے کے نمونے موجود ہیں۔ ان خطبات کو مطالعہ کرنے سے انسان میں علم و عمل کی قوت بڑھتی ہے اور وہ دوسروں کو الٰہی حکمتوں سے آگاہ کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

محترم مرزا عبدالحمید صاحب سابق ریلوے آڈیٹر لاہور حال ربوہ نے انہیں ترتیب دیکر ایک کارنامہ سرانجام دیا ہے جزاہ اللہ خیراً۔

جلد اوّل صفحات ۳۷۰ کاغذ و طباعت عمدہ قیمت ساڑھے چار روپے۔ جلد دوم صفحات ۳۱۲ کاغذ و طباعت عمدہ قیمت مجلد چار روپے۔ ملنے کا پتہ احمدیہ بکڈپو - دارالرحمت شرقی ربوہ۔

حاصلِ مُطالعہ

(۱) دو نئے مفید حوالے

حال ہی میں رسالہ شبستان (نئی دہلی) کا غالب نمبر منظرِ عام پر آیا ہے۔ یہ اشاعت خاص مرزا غالب کی صد سالہ برسی کے موقعہ پر شاعر مرحوم کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے لئے عمدہ مرقع ہے۔ اس اشاعت میں مرزا مرحوم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر خوش اسلوبی سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

اسی اشاعت میں ڈاکٹر عبدالرحمٰن بجنوری نے شاعر مرحوم کو یوں خراجِ عقیدت پیش کیا ہے :-

"غالب اور گوئٹے کی ہستی انسانی
تصور کی آخری حدود کا پتہ دیتی ہے
شاعری کا دونوں پر خاتمہ ہوگیا ہے" (ص۱۲)

علاوہ ازیں ڈاکٹر علی اصغر صاحب نے ایک زمانے میں یومِ غالب کے موقعہ پر اپنا ایک پیغام تہران سے بھیجا تھا اس کا اُردو ترجمہ زیرِ نظر اشاعتِ خاص میں یوں درج ہے :-

"اب جبکہ دلی میں یومِ غالب منایا
جارہا ہے میرے لئے بڑی مسرت
کا مقام ہے کہ میں جامعہ دلی ایران
کے احساسات پیش کروں لہذا تہران
غالب ہندوستان کے خاتم الشعراء
تھے اور ہم ایرانیوں کے نزدیک وہ
بہت گرامی و عزیز ہیں۔" (ص۳۲-۳۳)

(مرسلہ جناب جمیل الرحمٰن صاحب رفیق مبلغ تنزانیا)

(۲) حضرت فاطمۃ الزہراءؓ سے کشفی ملاقات

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ لکھتے ہیں :-

"ایک مرتبہ شاہ فضل الرحمٰن صاحب (گنج مرادآبادیؒ) نے فرمایا کہ میں بیمار ہوا اور ڈرا کہ کہیں مر نہ جاؤں۔ مجھے مرنے سے بہت ڈر لگتا ہے۔ پھر آرام ہونے کے بعد فرمایا کہ حضرت فاطمۃ الزہراءؓ خواب میں تشریف لائیں اور انہوں نے مجھے سینہ سے لگالیا۔ اچھا ہوگیا۔"

(قصص الاکابر۔ افاضات مولانا اشرف علی تھانویؒ مطبوعہ کتب خانہ جمیلی مٹھ گوندنگ روڈ۔ لاہور)

([illegible])

(۳) "آزاد مارشس"

مسلمان | مسلمانوں کی تعداد ۔۔ ۱،۱۱ کے قریب ہے

جن میں سے ۲۰۰۰ حنفی سنی ۔ ۱۲۰۰ شافعی ۔ ۱۱۰۰ احمدی ۔ ۴۰۰ شیعہ اور ۸۵۰۰ ایسے ہیں جو کسی خاص مکتبۂ فکر سے تعلق نہیں رکھتے ۔ بحری راستے سے مسلمان سب سے پہلے ۱۸۴۰ء میں یہاں پہنچے ۔ اگرچہ ان کی تہذیب زبان اور روایات فرانسیسی زبان سے متاثر ہوئے تاہم انہوں نے اپنے مذہبی نظریات کو قائم رکھا ۔ مسلمانوں نے جزیرہ میں سب سے پہلی مسجد ۱۸۰۰ء میں بنائی ۔

دوسرے مسلمان جزیرہ کے برطانیہ کے قبضہ میں جانے کے بعد آئے ۔ ہندوستانی دستکاروں کی ہجرت کے ذریعہ بھی مسلمانوں کی کافی تعداد یہاں آگئی ۔ آجکل وہ مختلف پیشوں میں کام کر رہے ہیں ۔ (ترجمہ مفہوماً)

(پاکستان ٹائمز لاہور ۔ مؤرخہ ۲۲ مارچ ۱۹۶۹ء)

(۴) نبی کی اجتہادی غلطی

قرآن کریم مترجم ترجمہ از مولوی عاشق الٰہی دیوبندی طبع میرٹھ ۱۳۲۰ھ صفحہ ۴۲۰ سورہ حج ع ۱۴ شان نزول میں لکھتے ہیں :-

"مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک نے پیغمبروں کو علم غیب نہیں دیا ۔ با تقاضائے بشریت پیغمبر بھی اپنے دل سے کچھ خیال باندھتے تھے اور اسکے خلاف ہوتا تھا ۔ ان کے خیال و آرزو پورا نہ ہونے کی وجہ سے ان کی پیغمبری میں کچھ خلل نہیں آتا ۔ مثلاً نبی کریم نے ایک بار قبل ہجرت خواب میں دیکھا کہ میں مکہ چھوڑ کر ایسی بستی میں جا رہا ہوں کہ جس میں کھجور کے درخت کثرت سے ہیں تو آنحضرت صلعم نے یہ خیال کیا کہ عجب نہیں وہ ہجر یا یمامہ ہو اور وہ واقعہ میں نکلی مدینہ ۔ اسی طرح مدینہ منورہ میں آپ نے خواب دیکھا کہ مدینہ سے روانہ ہو کر مکہ میں پہنچے اور عمرہ کیا ۔ سر کے بال کتروائے اور منڈوائے تو یہ خیال فرمایا کہ اسی سال ایسا اتفاق ہوگا حالانکہ ہوا چند سال کے بعد ۔ غرض اس قسم کے خیالات ذاتی خیالات تھے آسمانی وحی نہ تھی کہ خلاف نہ ہوتا ۔ ایسے خیالات اور آرزوؤں کے خلاف واقع ہونے میں مخلص مسلمانوں اور کفار و منافقین کا امتحان ہے ۔ مومن سمجھ جاتا ہے کہ یہ پیغمبر کی معصوم ذات میں کچھ خلل نہیں ڈالتا کیونکہ خیال اقتضائے بشریت ہے اور پیغمبر نہ خدا ہے نہ عالم الغیب ۔ البتہ کفار کو ایسے واقعات سے طعنہ زنی کا موقعہ مل جاتا ہے لیکن کم بخت اتنا نہیں سمجھتے کہ جب پیغمبر کا ذاتی خیال ٹھیک نہیں اترا اس سے تو وحی کی اور مضبوطی ثابت ہوئی کہ وحی کے خلاف ہو نہیں سکتا ۔ اور ذاتی خیال کا کبھی نہ کبھی ضرور خلاف ہو جایا کرتا ہے"

۵ ۔ قرآن مجید حوالہ ۱۲ تاج کمپنی ترجمہ از شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی سورہ حج ع ۱۴ صفحہ ۵۵۹ موضح القرآن کے تحت لکھتے ہیں :-

"نبی کو ایک حکم اللہ سے آتا ہے اس میں ہرگز تفاوت نہیں اور ایک اپنے دل کا خیال اس میں جیسے اور آدمی ۔ کبھی خیال ٹھیک پڑا کبھی نہ پڑا ۔ البتہ وحی میں فرق نہیں ہوتا ۔"

(مرسلہ سید محمود احمد شاہ فورٹ عباس)

ایڈیٹر کی ڈاک

(۱) "میرِ عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے"

محترم مولینا ابوالعطاء صاحب زید مجدکم ایڈیٹر الفرقان ربوہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

علامہ اقبال کے شعر پر آپ کا مفصل مضمون پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

ایک توجیہہ خاکسار کے ذہن میں آئی ہے اگر شائع فرما دیں ممنون ہونگا اور وہ یہ کہ صوفیاء کی کتابوں میں ایک حدیث مذکور ہے جو اس وقت میرے سامنے تذکرۃ الاولیاء صٓ مطبوعہ لاہور پر بھی درج ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"اِنِّی لَاَجِدُ نَفَسَ الرحمٰنِ مِنْ قِبَلِ الْیَمَنِ۔ کہ یمن کی طرف سے رحمت کی ٹھنڈی ہوا پاتا ہوں"۔

(تذکرۃ الاولیاء صٓ مطبوعہ شیخ غلام علی کشمیری بازار لاہور)

لہٰذا ہو سکتا ہے کہ علامہ اقبال کے ذہن میں یہ حدیث بھی ہو کیونکہ پاکستان ہندوستان کا محلِ وقوع حجاز سے یمنی سائیڈ کی طرف ہے اسی لئے اہلِ یمن اور اہلِ ہند دونوں ملکوں کے حجاج کے لئے یَلَمْلَمْ سے احرام باندھنا ضروری ہوتا ہے۔

گو اس حدیث میں بعض متقدمین نے اویس قرنی کا مسکن و مولد مراد لیا ہے۔ منجد میں لکھا ہے اَتَانِی مِنْ قِبَلِہٖ اَیْ مِنْ جِھَتِہٖ اور نفس کا معنی ہوتا ہے نسیم الھواء یعنی صبح کی ٹھنڈی ہوا جو مشرقی جہت سے آتی ہے اور ہند حجاز سے مشرق میں واقع ہے اُدْ مَا اِلَی الْمَشْرِق والی حدیث بھی تائید کرتی ہے۔

(خاکسار عزیز الرحمٰن منگلا)

(۲) حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہٖ کی شبیہ مبارک

استاذی المحترم حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میں الفرقان کا خریدار ہوں۔ ایک عمر رسیدہ بزرگ زیرِ تبلیغ ہیں۔ کل دیر تک تبادلۂ خیالات کا سلسلہ جاری رہا۔ اسی دوران میں انہوں نے مجھ سے سوال کیا کہ "تمہارے موجودہ خلیفہ کون ہیں؟" اس سوال کا جواب میں نے زبانی نہیں دیا بلکہ الفرقان اُن کے ہاتھ میں دیکر کہا کہ یہ شبیہہ مبارک ہمارے موجودہ خلیفۃ المسیح کی ہے۔ دیکھو ہر رنگ کے لوگوں سے مذہبی گفتگو فرما رہے ہیں۔ عجیب بات ہے وہ بزرگ تھرتھرانے لگے اور الفرقان جیب میں رکھتے ہوئے کہنے لگے میں پڑھ کر واپس کرتا ہوں۔ اسی سلسلہ میں میں نے ان سے الفرقان کے خریدار بننے کی تحریک کی تو انہوں نے فوراً دس روپیہ مجھے دیدیئے۔

(خاکسار ڈاکٹر محمد امام بنگلور)

الفردوس

انارکلی میں

لیڈیز کپڑے کے لئے

آپ کی اپنی

دکان ہے

الفردوس

۸۵- انارکلی لاہور

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں

عمارتی لکڑی دیار، کیل، پڑتل، چیل

کافی تعداد میں موجود ہے

ضرورت مند احباب

ہمیں خدمت کا موقع دیکر مشکور فرمائیں

گلوب ٹمبر کارپوریشن

۲۵- نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور- فون نمبر ۶۲۶۱۵

سٹار ٹمبر سٹور

۹۰- فیروز پور روڈ- لاہور

لائل پور ٹمبر سٹور

راجباہ روڈ، لائلپور- فون نمبر ۳۸۰۸

مفید اور مؤثر دوائیں

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عام تحفہ
آنکھوں کی صحت اور خوبصورتی کے لئے نہایت مفید
خارش، پانی بہنا، بھینی، ناخنہ، ضعف بصارت
وغیرہ امراض چشم کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ متعدد
جڑی بوٹیوں کا سیاہ رنگ جوہر ہے جو عرصہ سالہا
سال سے استعمال میں ہے۔
خشک و تر قیمت فی شیشی سوا روپیہ

تریاق اٹھرا

اٹھرا کے علاج کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ
کی بہترین تجویز جو نہایت عمدہ اور بہترین اجزاء کے ساتھ
پیش کی جا رہی ہے۔
اٹھرا بچوں کا مردہ پیدا ہونا یا پیدا ہونے کے
بعد جلد فوت ہو جانا یا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا یا لاغر
ہونا ان تمام امراض کا بہترین علاج۔
قیمت - پندرہ روپے

نور منجن

دانتوں کی صفائی صحت کے لئے ازحد ضروری
ہے۔ یہ منجن دانتوں کی صفائی اور مسوڑھوں کی حفاظت
اور علاج کے لئے بہت مفید ہے۔
قیمت فی شیشی ایک روپیہ

نورِ نظر

اولاد نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ
کی بہترین تجویز جس کے استعمال سے اللہ تعالیٰ کے فضل
سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔
قیمت مکمل کورس ۲۵ پچیس روپے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ۔ گولبازار ربوہ۔ فون نمبر ۳۸

(طابع و ناشر۔ ابوالعطاء جالندھری۔ مطبع۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت۔ دفتر ماہنامہ الفرقان ربوہ)

ہماری مفید کتابیں

۱۔ تحریری مناظرہ

ہندوستانی پادری عبدالحق صاحب اور احمدی مبلغ مولانا ابوالعطاء صاحب کے درمیان الوہیت مسیح پر تحریری مناظرہ ہوا ہے۔ پادری صاحب دو پرچوں کے بعد بالکل لاجواب ہو گئے۔ پڑھنے کے قابل ہے۔

قیمت۔ ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۔ تفہیمات ربانیہ

دیوبندی اور دیگر علماء کے مجموعۂ اعتراضات کا نہایت مدلل اور مسکت جواب ہے جسے حضرت امام جماعت احمدیہ سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے "اعلیٰ لٹریچر" قرار دیا تھا اور جس کی افادیت پر تمام علماء سلسلہ کا اتفاق ہے۔ بڑے سائز کے آٹھ صد صفحات ہیں۔

قیمت سفید کاغذ۔ گیارہ روپے
" اخباری کاغذ۔ آٹھ روپے

۳۔ نبراس المومنین

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سو منتخب احادیث مع ترجمہ و تشریح طبع ہوئی ہیں۔ یہ مجموعہ ہمارے نصاب تعلیم میں شامل ہے۔ قیمت صرف ۳۱ پیسے

ملنے کا پتہ:۔ مینجر الفرقان ربوہ

ماہنامہ
تحریک جدید
ربوہ

"اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار"

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھائیں!

سالانہ چندہ

صرف دو روپے

—— مینجنگ ایڈیٹر

روزنامہ
الفضل
ربوہ

الفضل جماعت احمدیہ کا واحد روزنامہ ہے۔ اس کا ہر احمدی گھرانہ میں پڑھا جانا نہایت ضروری ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبات، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کے روح پرور ارشادات و خطبات جمعہ اور علماء سلسلہ احمدیہ کے اہم علمی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ اہم جماعتی و ملکی خبریں بھی شائع ہوتی ہیں۔ اس کی خریداری آپ کا جماعتی فرض ہے۔ خود بھی پڑھئے اور اپنے احباب کو بھی مطالعہ کے لئے دیجئے۔ (مینجر)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی کو ان وصایا میں سے کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا پر جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ تسلسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال نوٹ فرمائیں سیکرٹری مجلس کارپرداز

نمبر ۱۹۳۹۴ میں داؤد احمد چوہدری ولد چوہدری محمد اکرم صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال ساکن پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۔/۱۵۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد داؤد احمد سکنڈ لیفٹننٹ

S/ - BPO C/O پاک آرمی۔ گواہ شد میاں نثار صاحب سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ پشاور۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا ۱۴ + ۱۴

نمبر ۱۹۳۹۶ میں میجر ڈاکٹر سراج الحق خان ولد منشی دین محمد خان صاحب مرحوم قوم ککے زئی عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) مکان واقع کوئٹہ ۔۔۔۔ ۲۰ روپے (۲) دکانیں ۲ واقع کوئٹہ ۔۔۔۔۔ روپے (۳) نو ایکڑ زمین واقع خانیور ۔۔۔۔۔ ۴ روپے (۴) بنگلہ واقع کراچی ۔۔۔۔۔ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۔/۴۳۴ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سراج الحق خان بقلم خود۔ گواہ شد ڈاکٹر نور الحق خان بقلم خود کراچی ۲۹۔ گواہ شد شیخ

نمبر ۱۹۳۹۸ میں عبد الحق ولد چوہدری دل محمد صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ زمینداری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۱ مراد ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) ۱۱۹ ایکڑ زمین ۔/۱۵۰۰ روپے فی ایکڑ کے حساب سے کل مالیتی ۔/۲۸۵۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبد الحق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۱ ضلع بہاولپور۔ گواہ شد رانا سعید احمد غازی معلم وقف جدید۔ گواہ شد فیض احمد سیکرٹری مال چک ۱۱ مراد

نمبر ۱۹۴۰۰ میں ملک فیض احمد ولد ملک عزیز احمد قوم چغتائی پیشہ اڈیا ئی عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن چاہ دلاہی موضع سمرا ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ بھیڑیں ۵۰ عدد مالیتی ۔/۱۲۰۰ روپیہ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد رفیق احمد چاہ دلاہی موضع سمرا کوٹ ملتان۔ گواہ شد قادر بخش خان کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ گواہ شد بشیر احمد ولد عزیز احمد برادر موصی۔

نمبر ۱۹۴۰۱ میں صوفی غلام رسول ولد میاں عمر دین صاحب قوم کھوکھر پیشہ درزی عمر ۴۲ سال بیعت ۱۹۵۲ء ساکن ۱۶۷/N.P ضلع رحیم یارخان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۔/۱۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد صوفی غلام رسول ولد عمر دین چک ۱۶۷/N.P ڈھنڈی ضلع رحیم یارخان۔ گواہ شد غلام محمد چٹھہ۔ گواہ شد سلطان احمد بقلم خود۔

نمبر ۱۹۴۰۵ میں چوہدری خورشید عالم ولد چوہدری کرامت اللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ

حیدرآباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۵/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۔ ایک کنال زمین مکنی واقع ربوہ ۔/۱۹۰۰ روپے ۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ اسوقت مجھے مبلغ ۔/۲۶۵ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد خورشید اسلم ولد چوہدری کرامت اللہ صاحب گوٹھ کرامت حال نوشہرہ کینٹ ۔ گواہ شد میاں محمد یعقوب انسپکٹر وقف جدید حال نوشہرہ کینٹ ۔ گواہ شد مرزا عبد الحفیظ ایڈووکیٹ نوشہرہ چھاؤنی ۔

نمبر ۱۹۴۰۸ میں محمد حسین ولد بھاگ دین صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال بیعت ۱۹۵۶ء ساکن محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۔/۱۴۴ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے ۔ العبد محمد حسین ڈرائیور ۔ گواہ شد محمد حسین سیکرٹری مال ۔ گواہ شد عنایت اللہ اکاؤنٹنٹ محمد آباد اسٹیٹ ۔

نمبر ۱۹۴۰۹ میں محمد علی ولد عطا محمد صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال بیعت ۱۹۴۸ء ساکن محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۶۸/۲۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۔/۱۲۵ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے ۔ العبد محمد علی بقلم خود محمد آباد اسٹیٹ ۔ گواہ شد عنایت اللہ اکاؤنٹنٹ محمد آباد اسٹیٹ ۔ گواہ شد محمد حسین آڈیٹر محمد آباد اسٹیٹ ۔

نمبر ۱۹۴۱۰ میں مبارک احمد طاہر ولد مولانا محمد منور صاحب مبلغ مشرقی افریقہ قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۶۸/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں مجھے اسوقت ۔/۵ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے ۔ العبد مبارک احمد طاہر زعیم مجلس خدام الاحمدیہ فیکٹری ایریا ربوہ ۔ گواہ شد محمد منور مبلغ مشرقی افریقہ فیکٹری ایریا ربوہ ۔ گواہ شد

نمبر ۱۹۴۱۱ میں لال دین ولد دین محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ قلعی گر عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۹/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۔/۵۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے ۔ العبد لال دین محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ ۔ گواہ شد عبد الکریم سیکرٹری مال دار الرحمت وسطی ربوہ ۔ گواہ شد محمد اسلم ایاز ربوہ ۔

نمبر ۱۹۴۱۲ میں حسن محمد ولد بھولا صاحب قوم کھوکھر پیشہ دکانداری عمر ۴۲ سال بیعت مارچ ۱۹۴۵ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۳/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۔ ایک عدد مکان واقع دار الیمن ربوہ مالیتی ۔/۲۷۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ مجھے اسوقت ۔/۵۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

العبد حسن محمد محلہ دارالیمن ربوہ ۔ گواہ شد محمد اسماعیل اسلم صدر محلہ دارالیمن ربوہ ۔ گواہ شد سردار محمد جو ستونیس سیکرٹری اصلاح و ارشاد دارالیمن

نمبر ۱۹۴۱۴ میں محمد اسماعیل ولد خلیل احمد صاحب قوم چغتائی پیشہ اڈیالی عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن چاہ ڈلاہی موضع عمرا ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۱۵/۱۰/۴۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ۔ بھیڑیں آٹھ عدد مالیتی ۵۰۰/۔ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد محمد اسماعیل بقلم خود ۔ گواہ شد بشیر احمد بقلم خود ۔ گواہ شد قادر بخش خان کارکن

نمبر ۱۹۴۱۵ میں محب الرحمن ولد چوہدری محمد عثمان خان صاحب قوم راجپوت پیشہ زراعت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۵۸۳ ج ب سیانہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۱۲/۱۱/۴۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ۔ چار ایکڑ اراضی واقعہ چک ۵۸۳ ج ب اور چک ۵۸۴ ج ب ضلع لائلپور مالیتی ۴۰۰۰/۔ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد محب الرحمن ولد چوہدری محمد عثمان خان چک ۵۸۳ سیانہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور ۔ گواہ شد محمد صادق ولد حاجی نواب خان صاحب چک ۵۸۳ ج ب ۔ گواہ شد برکت علی خان پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چک ۵۸۳

نمبر ۱۹۴۱۶ میں خان محمد ولد مہر دین صاحب قوم ڈھلو پیشہ زراعت عمر ۲۸ سال بیعت ۱۹۵۲ء ساکن کلسیاں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۱۵/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) بھینس تین عدد مالیتی اندازاً ۱۵۰۰/۔ روپے (۲) تین عدد بیل مالیتی اندازاً ۱۵۰۰/۔ روپے (۳) دو عدد کٹیاں ۵۰۰/۔ (۴) نقد ۵۰۰/۔ روپے ۔ کل جائداد ۴۰۰۰/۔ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ اس وقت مجھے مبلغ ۶۰۰/۔ روپیہ سالانہ آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد خان محمد ڈھلو ساکن کلسیاں ڈاکخانہ کاٹھیاں ضلع شیخوپورہ ۔ گواہ شد محمد شریف پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کلسیاں گواہ شد محمد ایوب سیکرٹری مال کلسیاں ۔

نمبر ۱۹۴۲۰ میں غلام احمد ولد چوہدری نواب خان صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ زمینداری عمر ۱۰ سال پیدائشی احمدی ساکن حسن خورد ضلع رحیم یار خان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۱/۲۸/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ۔ ۴ ایکڑ زرعی اراضی ۱۲۰۰ روپے فی ایکڑ کے حساب سے مالیتی ۴۸۰۰/۔ ۲۳ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد غلام احمد ولد چوہدری نواب خان باجوہ ساکن حسن خورد تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان ۔ گواہ شد حافظ غلام محمد چک ۵/۱۳ ضلع رحیم یار خان ۔ گواہ شد غلام محمد چیمہ امیر جماعت ضلع رحیم یار خان ۔

نمبر ۱۹۴۲۳ میں ناصر احمد خان ولد محمد اکرم خان صاحب قوم افغان پیشہ ملازمت عمر تیس سال پیدائشی احمدی ساکن پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۹/۱۸/۴۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۶۰ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد ناصر خان مکان ۵۱۲۵ کوچہ پادشاہ جی محلہ گھر لودہ پشاور شہر

گواہ شد منور احمد محمود محاسب جماعت احمدیہ لیاقت پور۔ گواہ شد محمد الطاف سیکرٹری اصلاح وارشاد مکان نمبر ۷۵ محلہ بادشاہ جی پشاور شہر

نمبر ۱۹۲۶ میں شیخ عبد القیوم ولد شیخ محمد اسماعیل صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن غلام محمد آباد لائلپور ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۲۲ ۲۷/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ رہائشی مکان مالیتی ۱۰۰۰/- روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ آمد کوئی نہیں تاہم ۳/- روپے ماہوار داخل خزانہ کرتا رہونگا آئندہ کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو گیا تو اسکے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبد القیوم بقلم خود۔ گواہ شد محمد صدیق محمود پریذیڈنٹ حلقہ غلام محمد آباد۔ گواہ شد فضل الدین ننگوی سیکرٹری وصایا لائلپور

نمبر ۱۹۲۷ میں محمد سرور ولد چوہدری نبی بخش صاحب پہلوان قوم راجپوت پہلوان پیشہ ملازمت عمر تقریباً ... پیدائشی احمدی ساکن بینڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲۹ ۲۷/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۲۲۵/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد محمد سرور ولد چوہدری نبی بخش صاحب پہلوان بینڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد عبد الحق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بینڈی بھاگو۔ گواہ شد حبیب اللہ خان رانا بینڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ۔

نمبر ۱۹۲۹ میں لطیف احمد باجوہ ولد شریف احمد صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶ ۲۷/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۰۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد لطیف احمد باجوہ چک نمبر ۱۰۵ ج ب ضلع لائلپور۔ گواہ شد شریف احمد باجوہ والد موصی چک نمبر ۱۰۵ ج ب ضلع لائلپور۔ گواہ شد فضل الدین بقلم خود سیکرٹری مال انجمن احمدیہ چک نمبر ۱۰۵ ج ب ضلع لائلپور۔

نمبر ۱۹۳۴ میں حافظ شاہ محمد ولد صالح محمد صاحب قوم اعوان پیشہ معلم عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن جھنگڑ حاکم والا ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج ۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۵۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد نشان انگوٹھا حافظ شاہ محمد۔ گواہ شد سلطان احمد حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد فضل محمد جھنگڑ حاکم والا ضلع شیخوپورہ۔

نمبر ۱۹۳۵ میں حاجی فضل احمد ولد سلطان احمد صاحب قوم کھرل پیشہ زمیندارہ عمر ۵۴ سال بیعت دسمبر ۱۹۰۸ء ساکن جھنگڑ حاکم والا ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹ ۲۷/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۵۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد فضل احمد۔ گواہ شد عباس علی بقلم خود جھنگڑ حاکم والا۔ گواہ شد قاسم علی جھنگڑ حاکم والا ضلع شیخوپورہ۔

نمبر ۱۹۳۶ میں محبت خان ولد غلام نبی خان صاحب قوم خلیل (ارباب) پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۳۳ء ساکن تہکال بالا ضلع پشاور بقائمی ہوش وحواس

[illegible]

جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۲۷/۶ روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد محمد مجیب خان ولد غلام نبی خان ساکن موضع تہکال بالا ضلع پشاور۔ گواہ شد نصیر احمد ولد محمد الطاف مسول کوارٹرز پشاور صدر۔ گواہ شد سردار علی شاہ موضع تہکال بالا۔

نمبر ۱۹۴۳۸ میں ملک محمد نصیر اللہ خان ولد ملک محمد فقیر اللہ خان صاحب قوم ککے زئی (ملک) پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۲۰/- روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد ملک نصیر اللہ خان ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ پرائمری سکول دار الصدر شرقی ربوہ گواہ شد شیخ بشیر احمد سیکرٹری مال محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد عبد الرشید ظفر انسپکٹر جائداد ربوہ ۱۱/۶۸-۱-۶

نمبر ۱۹۴۳۹ میں جہانگیر بیگ ولد مرزا عبد العزیز صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی ۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۰۰/- روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد مرزا جہانگیر بیگ۔ گواہ شد محمد شفیع خان زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۹۴۴۰ میں محمد یحییٰ خان ولد محمد عیسیٰ خان صاحب قوم پٹھان (یوسف زئی) پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی ۵ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۳۸۵/- روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد محمد یحییٰ خان بقلم خود۔ گواہ شد نذیر احمد ناصر نائب سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۹۴۴۲ میں مبارک احمد ولد ملک مظفر احمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ طالبعلی عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن گنج مغلپورہ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۴ ۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۲۰/- روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد ملک مبارک احمد ولد ملک مظفر احمد صاحب گنج مغلپورہ لاہور۔ گواہ شد ملک منور احمد جاوید نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور۔ گواہ شد غلام رسول صدر حلقہ دھوبیاں گنج مغلپورہ لاہور۔

نمبر ۱۹۴۴۳ ملک فتح خان احمد ولد ملک فیروز خان صاحب مرحوم قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن گنج مغلپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) ایک پلاٹ سکنی زمین دار العلوم ربوہ ۲۵۰۰/- روپے (۲) ایک پختہ مکان واقع منڈی بہاؤالدین میں ۱/۴ میرا ہے کل مالیت ۸۰۰۰/- روپے = ۲۰۰۰/- روپے۔ میزان ۴۵۰۰/- روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۲۷۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک فتح خان احمد ۱/۱۲ گنج مغلپورہ لاہور۔ گواہ شد ملک منور احمد جاوید نائب قائد خدام الاحمدیہ

ضلع لاہور۔ گواہ شد غلام رسول صدر موصیان وصدر جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ لاہور۔

نمبر ۱۹۴۴۶ میں محمد حسین ولد مختار احمد صاحب قوم جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی مشرقی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲۶/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۱۲۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد محمد حسین بقلم خود۔ گواہ شد ناز احمد ناصر نائب سیکرٹری وصایا کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی۔

نمبر ۱۹۴۴۸ میں مرزا احمد عظیم ولد مرزا وزیر بیگ قوم مغل پنشنر عمر ۶۸ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲۴/۶۸/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) مکان واقع سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی -/۱۲۰۰۰ روپے (۲) ایک پلاٹ واقع گجرات -/۳۰۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت مجھے مبلغ -/۱۸۸ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد عظیم بقلم خود۔ گواہ شد محمد اکرم مرکزی سیکرٹری وصایا لاہور۔ گواہ شد ملک فضل کریم خان صدر حلقہ محمد نگر لاہور۔

نمبر ۱۹۴۵۲ میں شیخ عبد الحفیظ ولد شیخ عبد اللطیف صاحب قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۶/۶۸/۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں اسوقت مجھے -/۱۵ روپے جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد شیخ عبد الحفیظ D-902 6/2 جی اسلام آباد۔ گواہ شد شیخ عبد اللطیف خان والد موصی۔ گواہ شد مرزا عبد الحق صدر موصیان راولپنڈی۔

نمبر ۱۹۴۵۳ میں عبد الرحیم شیخ ولد عبد اللطیف شیخ قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۱۴ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۶/۶۸/۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں اسوقت مجھے -/۱۵ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد عبد الرحیم شیخ ولد شیخ عبد اللطیف خان D-902 6/2 جی۔ گواہ شد شیخ عبد اللطیف والد موصی۔ گواہ شد مرزا عبد الحق صدر موصیان راولپنڈی۔

نمبر ۱۹۴۵۴ میں شیخ عبد الحلیم خان ولد شیخ عبد اللطیف خان صاحب قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۱۲ سال پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۶/۶۸/۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں اسوقت مجھے -/۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد عبد الحلیم خان ولد شیخ عبد اللطیف خان D-902 6/2 جی اسلام آباد۔ گواہ شد شیخ عبد اللطیف خان والد موصی۔ گواہ شد مرزا عبد الحق صدر موصیان راولپنڈی۔

نمبر ۱۹۴۵۷ میں حفیظ احمد ولد چوہدری برکت علی صاحب قوم جٹ بھٹہ پیشہ طالبعلمی عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۵۶۵ گ ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ پندرہ نبوت ۱۳۴۷ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۴۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت

تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد حفیظ احمد متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد عبد الرشید محلہ پیرانوالہ خوشاب۔ گواہ شد نثار احمد خان متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ۔

نمبر ۱۹۴۶۰ میں عبد الستار خان ولد حافظ عبد الکریم خان صاحب قوم پٹھان پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن خوشاب ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶۸/۹/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد عبد الستار خان متعلم جامعہ احمدیہ گواہ شد حفیظ احمد متعلم جامعہ احمدیہ۔ گواہ شد نثار احمد خان متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ۔

نمبر ۱۹۴۶۱ میں چوہدری محمد نعمان افضل ولد چوہدری ہدایت اللہ صاحب قوم جاٹ پیشہ تجر عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶۸/۷/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۱۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ العبد محمد نعمان افضل ولد چوہدری ہدایت اللہ صاحب۔ گواہ شد ملک محمد رفیق مؤذن محلہ دار الصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد عطاء اللہ ایم اے لیکچرار ٹی آئی کالج ربوہ۔

نمبر ۱۹۴۶۲ میں شیخ محمد نعیم ولد شیخ محمد اسلم صاحب قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶۸/۴/۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے کلائی گھڑی ایک عدد مالیتی -/۱۱۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شیخ محمد نعیم ولد شیخ محمد اسلم صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد شیخ نعیم عباس کوثر۔ گواہ شد عبد الرشید صدر موصیان خوشاب۔

نمبر ۱۹۴۶۳ میں شمیم احمد بھٹی ولد نصیر احمد صاحب بھٹی (مرحوم) قوم بھٹی راجپوت پیشہ طالبعلمی عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶۸/۱۱/۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۱۵ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد شمیم احمد بھٹی معرفت قاضی عبد السلام بھٹی دار الصدر غربی (ب) ربوہ۔ گواہ شد عبد السلام بھٹی سیکرٹری مال دار الصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد منظور احمد بھٹی دار الرحمت غربی ربوہ ۶۸/۱۱/۱۳۔

نمبر ۱۹۴۶۵ میں سید قمر سلیمان احمد ولد سید داؤد احمد صاحب قوم سید پیشہ طالبعلم عمر ۱۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶۹/۱/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں اسوقت مجھے دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد سید قمر سلیمان احمد ۶۹/۱/۱۔ گواہ شد سید داؤد احمد۔ گواہ شد مرزا عزیز احمد۔

نمبر ۱۹۴۶۶ میں عبد الرحمٰن ظفر ولد امام قائم علی صاحب قوم قریشی ریٹائرڈ ٹیچر عمر ۶۲ سال پیدائشی احمدی ساکن دولت پور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶۸/۸/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) زمین زرعی ایک کنال مالیتی -/۳۰۰ روپے (۲) ایک قطعہ سکنی زمین دار الیمن ربوہ مالیتی -/۳۱۰ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور

اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت مجھے مبلغ -/۱۴۲ روپے ماہوار آمد ہے
مَیں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے - العبد قریشی عبدالرحمٰن ظفر
غلام محمد آباد کالونی لائلپور - گواہ شد صوفی عبدالغفور وصیت ۱۳۸۵۴ - گواہ شد فضل الدین بنگوی سیکرٹری وصایا حلقہ غلام محمد آباد لائلپور -
نمبر ۱۹۴۶۷ مَیں حاجی محمد سعید ولد حاجی محمد رمضان صاحب قوم بھٹ سیال پیشہ زمیندار عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۶۰ء ساکن چک ۱۱۱ ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ
آج بتاریخ ۶۸/۹/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے - زرعی اراضی ۹ کنال واقع چک کل ترا ۔/۶۷۵۰ روپے مَیں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے
۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت
حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے
العبد حاجی محمد سعید بقلم خود - گواہ شد طفیل محمد لیکچرار گورنمنٹ کالج ساہیوال - گواہ شد محمد عاشق علی وصیت ۴۷۹۲ ساہیوال -
نمبر ۱۹۴۷۱ مَیں محمد طفیل خان ولد چوہدری محمد خان صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ
آج تاریخ ۶۹/۱/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۶۰ روپیہ ہے مَیں تازیست اپنی
ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز
کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت
تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے - العبد محمد طفیل خان کارکن دفتر وقف جدید ربوہ - گواہ شد مبارک احمد منیر انسپکٹر وصایا - گواہ شد سید عبدالسلام کارکن دفتر رشتہ ناطہ ربوہ -
نمبر ۱۹۴۷۹ مَیں سید رضا حسین امادی ولد سید صادق حسین صاحب امادی مرحوم قوم سید پیشہ عرائض نویس عمر ۵۶ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ
آج بتاریخ ۶۸/۴/۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ۱۶ ایکڑ زمین واقع بادہ مالیتی -/۲۴۰۰ روپے مَیں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت
بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری
وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد ہے مَیں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ
داخل خزانہ صدر انجمن پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے - العبد سید رضا حسین امادی بقلم خود - گواہ شد عبدالمالک خان مربی سلسلہ احمدیہ
کراچی - گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی -
نمبر ۱۹۴۸۰ مَیں فیض احمد ولد رشید احمد صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی ۱۲ بقائمی ہوش و حواس
بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۸/۹/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری جائداد اس وقت کوئی نہیں - میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت
-/۱۰۰ روپیہ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد
اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے
بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے - العبد فیض احمد بقلم خود -
گواہ شد لطیف احمد شاد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حلقہ صدر کراچی - گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی -
نمبر ۱۹۴۸۱ مَیں مبشر احمد خان ولد نورالحق صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن چارسدہ ضلع پشاور بقائمی ہوش
و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۸/۹/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۸۵ روپے
ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں
تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن
احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے - العبد مبشر احمد خان بقلم خود - گواہ شد نذیر احمد سیالکوٹی
آڈیٹر جماعت احمدیہ کراچی - گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی +

تردید عیسائیت

کے سلسلہ میں اِن کتب کا مطالعہ آپ کے لئے بے حد مفید ثابت ہوگا

◉ **مباحثۂ مصر** ——— قیمت ۶۲ پیسے

(عیسائیت کے بنیادی عقائد پر جناب مولانا ابوالعطاء صاحب مبشّر اسلامی اور مشہور عیسائی پادری ڈاکٹر غلیس کے مابین فیصلہ کن مباحثہ)

◉ **تحریری مناظرہ** ——— قیمت ۱/۵۰

(الوہیت مسیح کے بارہ میں جناب مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل اور مشہور عیسائی پادری عبدالحق صاحب کے درمیان تحریری مناظرہ جس میں دو دو پرچے لکھے جانے کے بعد پادری صاحب نے مزید کچھ لکھنے سے انکار کر دیا۔)

◉ **مباحثۂ مصر کا انگریزی ترجمہ** ——— قیمت ۱/۲۵

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جملہ کتب ہمارے مکتبہ سے مل سکتی ہیں۔ فہرست کتب مفت طلب فرمائیں

مکتبۃ الفرقان۔ ربوہ

تین ضروری اعلان

۱۔ الفرقان کے پرانے رسالے نصف قیمت پر

ماہنامہ الفرقان ربوہ کے سنہ ۱۹۵۲ء سے لیکر سنہ ۱۹۶۸ء تک کے ایک سو دس (۱۱۰) متفرق مہینوں کے عام رسالے دفتر میں برائے فروخت موجود ہیں۔ یہ سب رسالے نہایت مدلل اور ٹھوس مضامین پر مشتمل ہیں۔ ان سب رسالوں کی مجموعی قیمت چھیاسٹھ روپے سے کچھ زیادہ بنتی ہے۔ جو دوست سب رسالے خرید کریں گے انہیں کُل رسالہ جات نصف قیمت یعنی تینتیس (۳۳) روپے میں دیئے جائیں گے۔ (علاوہ محصولڈاک)

یہ رعایت اس سال کے ماہ جولائی (سنہ ۱۹۶۹ء) تک ہے۔ رسالے کم ہو رہے ہیں شائقین جلد خرید لیں۔ بعد میں یہ رسالے نایاب ہو جائیں گے اور پھر کسی قیمت پر نہ مل سکیں گے۔

۲۔ مجلّد مکمّل فائل

علاوہ ازیں سنہ ۱۹۶۴ء، سنہ ۱۹۶۵ء، سنہ ۱۹۶۶ء، سنہ ۱۹۶۷ء، سنہ ۱۹۶۸ء کے مکمل فائل مجلّد صورت میں دفتر میں برائے فروخت موجود ہیں۔ ہر مجلّد فائل کی قیمت آٹھ روپے ہے۔ (علاوہ محصولڈاک)

۳۔ خاص نمبروں کے متعلق اعلان

ماہنامہ الفرقان کے خاص نمبر تاریخی حیثیت رکھتے ہیں۔ مندرجہ ذیل خاص نمبر قابل فروخت ہیں:۔
(۱) خاتم النبیین نمبر -/۱ (۲) سیرۃ خیر البشرؐ نمبر -/۱ (۳) حضرت حافظ روشن علیؓ نمبر -/۱ (۴) حضرت میر محمد اسحاقؓ نمبر -/۱ (۵) حضرت قمر الانبیاءؓ نمبر -/۲ (۶) حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ نمبر -/۱ (۷) خلافت نمبر -/۱۸۴ (۸) جہاد نمبر -/۱ (۹) درویشانِ قادیان نمبر ۲/۵۰ (علاوہ محصولڈاک)

مینجر الفرقان ربوہ